سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۲ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والا بالآخر اپنے کاموں سے پہچانا جاتا ہے

عنقریب تم میرے کاموں سے مجھے شناخت کرو گے تلخ درخت شیریں پھل نہیں لا سکتا

"میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کیلئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے۔ اور میں اسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق و معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں۔ سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ کیا ضرور نہ تھا کہ ایسی عظیم الفتن صدی کے سر پر جس کی کھلی کھلی آفات ہیں ایک مجدد کھلے کھلے دعوے کے ساتھ آتا۔ سو عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے۔ ہر ایک جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اس وقت کے علماء کی ناسمجھی اس کی سد راہ ہوئی۔ آخر جب وہ پہچانا گیا تو اپنے کاموں سے پہچانا گیا کہ تلخ درخت شیریں پھل نہیں لا سکتا اور خدا غیر کو وہ برکتیں نہیں دیتا جو خاصوں کو دی جاتی ہیں — اے لوگو! اسلام نہایت ضعیف ہو گیا ہے اور اعدائے دین کا چاروں طرف سے محاصرہ ہے۔ اور تین ہزار سے زیادہ مجموعہ اعتراضات کا ہو گیا ہے ایسے وقت میں ہمدردی سے اپنا ایمان دکھاؤ اور مردانِ خدا میں جگہ پاؤ۔

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست ✲ ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزاراں تن ربود ✲ حیف بر چشمیکہ اکنوں نیز ہم ہشیار نیست

خونِ دیں بینم رواں چوں کشتگانِ کربلا ✲ اے عجب ایں مردماں را ہیچ آں دلدار نیست

اے خدا ہرگز مکن شاد آں دلِ تاریک را ✲ آں کہ او را فکرِ دینِ احمدِ مختار نیست

اے برادر پنج روز ایامِ عشرت ہا بود ✲ دائماً عیش و بہارِ گلشن و گلزار نیست

(تبلیغ رسالت جلد سوم ۲۰/۲۱)

اخبارِ احمدیہ

— ٭ مکرم کمال الدین صاحب امینی صدر جماعت احمدیہ ہڈرزفیلڈ (انگلستان) تمام دوستوں کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے عزیزان اور دیگر احمدیوں کو مغرب کے بد اثرات اور برے ماحول سے محفوظ رکھے اور ان کا وہاں رہنا احمدیت کے لئے مفید ثابت ہو۔ آمین (وکالت تبشیر)

— ٭ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موسم کی تبدیلی کی وجہ سے چیچک کا ٹیکہ لگانا نہایت ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ گھر کے تمام افراد کو ٹیکہ لگوالیں۔ خصوصاً ان بچوں کو جن کا ابھی تک پہلا ٹیکہ نہیں ہوا فوری طور پر ٹیکہ کروا لینا چاہیئے (سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

— ٭ ڈاکٹر نسیم فرحت خانم صاحبہ بیگم عبدالمنان خان صاحب سینئر سائنٹفک انجینئر اٹامک انرجی امریکہ کے لئے روانہ ہوئی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ لیڈی ڈاکٹر صاحبہ موصوفہ کے خاوند اپنی تعلیم کے دوران میں جاپان میں ایک مخلص جماعت قائم کر کے اسے حقیقی اسلام کے نور سے منور کر چکے ہیں۔ آج کل وہ امریکہ میں مزید تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی ان کو اپنی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ مل کر سلسلہ عالیہ کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (عبدالمالک لاہور)

— ٭ "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی" (ارشاد حضرت مصلح موعود)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ فروری ۶۵ء

عظیم الشان نشانِ رحمت ... مَیں تیری ذریّت کو بہت بڑھاؤنگا

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جہاں پسرِ موعود کی عظیم الشان خبر دی گئی ہے وہاں ایک چکاچوند کرنے والی عظیم الشان خبر حسبِ ذیل الفاظ میں دی گئی ہے:۔

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا ... تیری نسل بہت ہوگی اور مَیں تیری ذریّت کو بہت بڑھاؤنگا اور برکت دوں گا ... اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائیگی اور ہر ایک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا ... تیری ذریّت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزّت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچاوے گا ...... اے منکرو اور حق کے مخالفو اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو ..."

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جو پیشگوئی کی گئی ہے اس کے کئی جزو ہیں۔ ایک جزو تو پسرِ موعود کے تعلق میں ہے دوسرا جزو آپ کی نسل کے دوام سے تعلق رکھتا ہے۔ اور تیسرا جزو جس کو ہم ضمنی جزو بھی کہہ سکتے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جدّی بھائیوں کی نسل کے ہمیشہ تک کے لئے منقطع ہو جانے سے تعلق رکھتا ہے۔

پسرِ موعود یا مصلح موعود کی پیشگوئی کا جہاں تک تعلق ہے ساری دنیا جاننے لگی ہے کہ یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات میں پوری ہو گئی ہے۔ ہم یہاں اس کی تفصیل میں جانا ضروری نہیں سمجھتے۔ ہمارے پیشِ نظر اس وقت پیشگوئی کا دوسرا جزو ہے جو جزوِ اعظم ہے اور جو ہم نے پیشگوئی کے اصل الفاظ میں اوپر جلی نقل کر دیا ہے۔

پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے تمام پیشگوئی کو "نشانِ رحمت" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ گویا یہ تمام پیشگوئی جس کے مختلف اجزاء ہیں اگرچہ وہ ایک ہی کل کے اجزاء ہیں ایک عظیم الشان نشانِ رحمت ہے۔ اس کے دو حصے ہیں اوّل یہ کہ

۱۔ مَیں تیری ذریّت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا ...... تیری ذریّت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔

دوم یہ کہ

۲۔ ہر ایک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔

پیشگوئی کے اس جزو کے ان دونوں حصّوں کو ملاحظہ کیجئے۔ کیا ہم اس بات کے چشم دید شاہد نہیں ہیں کہ اس جزو کے یہ دونوں حصّے نہایت شان کے ساتھ پورے ہو گئے ہیں آج آپ کے جدّی بھائیوں کی کوئی شاخ موجود نہیں اِلّا وہ جو آپؑ کی اولاد میں شامل ہو گیا۔ اسی طرح جس طرح حضرت عکرمہ رضؓ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں شامل ہو گئے تھے اور اس طرح آپ کے دنیوی والد ابوجہل کی نسل ہمیشہ کے لئے منقطع ہو گئی اور آج کوئی انسان نہیں جو اپنے آپ کو ابوجہل کی نسل سے کہلانا پسند کرے۔

یہ تو خیر منفی پہلو ہے ہم آپؑ کی ذرّیت کے مثبت پہلو کا یہاں ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ہم نہیں دیکھتے کہ آپؑ کی ذرّیت کثرت سے بڑھتی چلی جاتی ہے اور اس میں اللہ تعالےٰ روز افزوں ترقی دے رہا ہے اور اپنی خاص برکت ڈال رہا ہے۔ کیا ہم اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ رہے کہ آپؑ کی ذرّیت روز بروز اضعافاً مضاعفہ ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آج ہی اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپؑ کی ذرّیت اتنی وسیع ہو گئی ہے کہ ایک ہی وقت میں سب کا حصر مشکل ہو جاتا ہے۔ جدھر دیکھو اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپؑ کی ذرّیت کا گوہر نظر آ رہا ہے۔

کیا یہ عظیم الشان نشانِ رحمت نہیں ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ کے یہ الفاظ کیا شان رکھتے ہیں یعنی کہ اے مخالفو اگر تم کو میرے بندے کی نسبت شک ہے تو ایسا نشانِ رحمت تم بھی دکھاؤ

"یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔ فقط" (اشتہار مذکور)

ذرّیت کی کثرت تو آپ نے ملاحظہ فرما یہ بھی دیکھئے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ

"برکت دوں گا"

اور کہ

تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخر دنوں تک سرسبز رہے گی۔

ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہ صرف تیری ذرّیت پھیلے گی بلکہ وہ تیرے مشن کو آگے سے آگے بڑھانیوالی ہوگی۔

"اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچاویگا"

بے شک کثرتِ ذرّیت ایک ظاہرا اور واضح نشان ہے جو ہر کوئی اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے لیکن اس سے بھی گہرا مگر نمایاں تر نشان یہ ہے کہ یہ ذرّیت اسلام کی فدائی ہوگی ان میں سے کوئی فرد بھی منحرف نہیں ہوگا۔ تیری ذرّیت کا ہر فرد تیرے مشن کی تکمیل کے لئے کام کرے گا۔ کتنا عظیم الشان نشان ہے یہ۔ آج دیکھنے والی آنکھیں دیکھ سکتی ہیں کہ آپؑ کی ذرّیت کا ہر بالغ فرد کیا ذکور اور کیا اناث کسی نہ کسی طرح سے آپؑ کے مشن کی تکمیل میں لگا ہوا ہے۔

یہ کتنا عظیم الشان نشانِ رحمت ہے۔ اگر ہم غور کریں تو مصلح موعود کا نشان اسی عظیم الشان نشانِ رحمت کا گلِ سرسبد ہے۔ گویا مصلح موعود ایک آفتاب ہے جس کے گرد آپؑ کی ذرّیت کے سیارے گھوم رہے ہیں +

ہر نیا دن موت کے قریب کرتا ہے

"جوں جوں انسان بڈھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پروائی کرتا جاتا ہے۔ یہ نفس کا دھوکا اور سخت غلطی ہے جو موت کو دور سمجھتا ہے موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے اور وہ قریب ہی قریب ہے۔ ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دل تھے لیکن آخر عمر میں آکر سخت ہو گئے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ نفس دھوکا دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دور ہے، حالانکہ بہت قریب ہے، موت کو قریب سمجھو تا کہ گناہوں سے بچو۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز مکتوب

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پانچ ایمان افروز مکتوب ذیل میں درج کئے جاتے ہیں پہلے چار خط حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ کے نام ہیں اور پانچواں خط حضرت محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ کے نام حضور نے تحریر فرمایا ہے ÷ خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر

—— (۱) ——

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی

از عاجز عاید باللہ الصمد غلام احمد
باخویم مکرم منشی ظفر احمد صاحب
بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عنایت نامہ آپ کا پہنچا۔ حرف حرف اس کا پڑھا گیا اور آپ کے لئے دعا کی گئی۔ قبض اور بے مزگی اور بے ذوقی کی حالت میں مجاہدات شاقہ بجالا کر اپنے مولیٰ کریم کو خوش کرنا چاہیئے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ مجاہدہ جس کے حصول کے لئے قرآن شریف میں حث و ترغیب ہے اور جو مدار کشود کار ہے وہ مشروط بہ بے ذوقی و بے حضوری ہے۔ اگر کوئی عمل ذوق اور بسط اور حضور اور لذت سے کیا جائے تو اس کو مجاہدہ نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ اس پر کوئی ثواب مترتب ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خود ایک لذت اور نعیم ہے اور تنعم اور تلذذ کے کاموں سے کوئی شخص مستحق اجر نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص شربت شیریں پی کر اس کے پینے کی مزدوری مانگ نہیں سکتا۔ سو یہ ایک نکتہ نہایت باریک ہے کہ بے ذوقی اور بے مزگی اور تلخی اور مشقت کے ختم ہونے سے ہی ثواب اور اجر ختم ہو جاتا ہے۔ اور عبادت عبادات نہیں رہتیں بلکہ ایک روحانی غذا کا حکم پیدا کر لیتی ہیں۔ سو حالت قبض جو بے ذوقی و بے مزگی سے مراد ہے۔ یہی ایک ایسی مبارک حالت ہے جس کی برکت سے سلسلہ ترقیات کا شروع رہتا ہے۔ ہاں بے مزگی کی حالت میں اعمال صالحہ کا بجالانا نفس پر نہایت گراں ہوتا ہے۔ مگر ادنیٰ خیال سے اس گرانی کو انسان اٹھا سکتا ہے۔ جیسے ایک مزدور جو خوب جانتا ہے کہ اگر میں نے آج مشقت اٹھا کر مزدوری نہیں کی تو پھر رات کو فاقہ ہے اور ایک نوکر یقین رکھتا ہے کہ میں نے تکالیف سے ڈر کر نوکری چھوڑ دی تو پھر گزارہ ہونا مشکل ہے اسی طرح انسان سمجھ سکتا ہے کہ فلاح آخرت بجز اعمال صالحہ کے نہیں اور اعمال صالحہ وہ ہوں جو خلاف نفس ہوں اور مشقت سے ادا کئے جائیں۔ اور عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جس کام کے لئے مصمم عزم کر لیا جاوے اس کے انجام کے لئے طاقت مل جاتی ہے۔ سو مصمم عزم اور عہد واثق سے اعمال صالحہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور نماز میں اس دعا کو پڑھنے میں کہ اھدنا الصراط المستقیم الخ بہت خشوع و خضوع سے زور لگانا چاہیئے اور بار بار پڑھنا چاہیئے۔ انسان بغیر عبادت کے کچھ چیز نہیں بلکہ جمیع جانوروں سے بدتر ہے اور شرالبریہ ہے۔ وقت گزرتا جاتا ہے اور موت درپیش ہے اور جو کچھ عمر کا حصہ ضائع طور پر گزر گیا وہ ناقابل تلافی اور سخت حسرت کا مقام ہے دعا کرتے رہو اور بحکومت لاتنسوا من روح اللہ یہ عاجز بھی آپ کے لئے بہت دعا کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہر ایک بات کے لئے وقت ہے صابر اور منتظر رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ صبر میں کچھ فرق آجاوے کہ استعجال سم قاتل ہے۔ اگر فرصت ہو تو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے۔ اور غور سے ترجمہ قرآن شریف دیکھا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کو خواب میں آپ نے دیکھا یہ بہتر ہے۔ فاروق کی زیارت سے قوت و شجاعت دین حاصل ہوتی ہے میری دانست میں (فقرہ) کے یہ معنے ہیں کہ اعمال کی ضرورت ہے نہ کہ نسب کی۔ یہ پوچھا جائے گا کہ کیا کام کیا۔ یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ کس کا بیٹا ہے۔

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مناسبت و پیروی و محبت اور پھر کثرت درود شریف شرط ہے۔ یہ باتیں بالعرض حاصل ہو جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے راضی ہو جانے کے بعد اور باسانی یہ امور طے ہو جاتے ہیں۔ والسلام

خاکسار۔ غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور
۱۱ مئی ۱۸۸۹ء

—— (۲) ——

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی

مکرمی اخویم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

تعدیل ارکان اور اطمینان سے نماز کو ادا کرنا نماز کی شرط ہے۔ جس قدر رکوع سجود آہستگی سے کیا جاوے وہی بہتر ہے۔ اسی طرح پر پڑھنے سے نماز میں لذت شروع ہو جاتی ہے۔ سو یہ بات بہت اچھی اور نہایت بہتر ہے کہ رکوع سجود بلکہ تمام ارکان نماز میں تعدیل و اطمینان اور آہستگی سے رعایت رکھی جاوے اگر نماز تہجد میں تکرار سے یہ دعا کرو اھدنا الصراط المستقیم۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ تو یہ طریق نہایت اقرب دل پر نورانی اثر ڈالنے کے لئے ہے۔ اور یہ عاجز ان دنوں میں قادیان میں ہی ہے زیادہ خیریت والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان

—— (۳) ——

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی

مجبی!

السلام علیکم۔ آپ کی رویا انشاءاللہ القدیر رویا صالحہ ہے اور جیسا کہ زمانہ کی موجودہ حالت کی حقیقت ہے اس کو ظاہر کر دیا ہے۔ اور نیز آپ کے خاتمہ بالخیر پر دلالت کرتی ہے حافظ احمد اللہ کے واسطے دعا کی گئی ہے۔ استغفار میں مشغول رہیں۔ اگر انہیں طاقت ہو اور ملاقات کریں تو انشاء اللہ القدیر ملاقات کی دعا زیادہ اثر رکھتی ہے۔ اور سب خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار۔ غلام احمد عفی عنہ
۳۰ جنوری ۱۸۹۱ء

—— (۴) ——

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی

اخویمی مکرمی منشی ظفر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا خط پہنچا۔ جو خواب آپ نے تحریر کی ہے وہ بہت عمدہ اور مبارک ہے۔ جس سے آپ کی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ روحانی ترقی اور برکت کی طرف آپ قدم بڑھا رہے ہیں۔ خداوند کریم مبارک کرے۔ مجھ کو علالت طبع کے سبب خود خط تحریر کرنے سے معذوری ہے۔ والسلام

خاکسار۔ غلام احمد از قادیان

—— (۵) ——

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی

شفقی اخویم محمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ اگر مولوی حمید اللہ صاحب حسب شرائط ذیل بحث کرنا چاہیں تو قبول ہے۔

(۱) مسیح ابن مریم کی حیات و وفات کی نسبت بحث ہو کہ قال اللہ وقال الرسول سے اس کا زندہ ہونا ثابت ہوتا ہے یا فوت ہونا اور ہماری طرف سے یہ عہد ہے کہ اگر ان کا زندہ ہونا ثابت ہو۔ تو مسیح موعود کا دعویٰ ہم چھوڑ دیں گے۔ اور الہام کو ربانی الہام نہیں سمجھیں گے۔ کیونکہ اگر وہ زندہ ہیں تو پھر مسیح موعود وہی ہیں نہ اور کوئی۔ سو اس بحث میں شرط ضروری یہی ہے کہ صرف مسیح کی وفات و حیات کی نسبت بحث ہو۔ کیونکہ یہی بحث اصل ہے۔ اور باقی سب فرع اور ہمیشہ فرع کا ثبوت یا عدم ثبوت اصل کے ثبوت یا عدم ثبوت کا تابع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ بحث تحریری ہو۔ مجھے بباعث کثرت کار فرصت نہیں۔ صرف دو پرچے کافی ہوں گے۔ پہلے مولوی حمید اللہ صاحب کو مسیح ابن مریم کی حیات کی نسبت لکھنا چاہیئے۔ جس قدر چاہیں لکھیں۔ اور دوسرے پرچہ میں میری طرف سے دلائل وفات ہوں گے۔ اور اسی پر بحث ختم ہو جائے گی۔ ناحق کا طول اور تضیع اوقات نہیں ہوگا۔ سو اگر بالکم و بیش منظور ہے تو بلا توقف تشریف لے آدیں والسلام

بخدمت جمیع احباب السلام علیکم
اس خط کی بحفاظت نقل رکھ کر بجنسہ اس کو مولوی صاحب کی خدمت میں بھیج دیں۔

خاکسار۔ غلام احمد
از لودیانہ ۱۴ مئی ۱۸۹۱ء

"یہ جو فرمایا ہے کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (پارہ ۲۱) یعنی ہمارے راہ کے مجاہد راستہ پا دیں گے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس راہ میں پیمبر کے ساتھ ملکر جدوجہد کرنا ہوگا۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں بلکہ جان دینے کے لئے تیار رہنا اس کا کام ہے سو متقی کی نشانی استقامت ہے جیسے کہ فرمایا ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا یعنی جنہوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے اور استقامت دکھائی اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا مطلب یہ کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے اور وہ اللہ کو پہچانتا اور کسی ابتلا اور زلازل اور امتحان سے نہ ڈرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۲۵)

غم واندوہ میں مومنانہ صبر کا نمونہ

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب ربوہ

گزشتہ اتوار مجھے تین بجے شام کے قریب اچانک یہ خبر ملی کہ مکرم ملک غلام فرید صاحب کی ایک صاحبزادی موٹر کے حادثہ میں وفات پا گئی ہیں اور مرحومہ کا جنازہ لاہور سے لایا گیا ہے اور بعد نماز عصر نماز جنازہ ہو گی۔ میں وضو تو نماز عصر کے لئے کر ہی رہا تھا اسی وقت نماز جنازہ میں شرکت کی نیت بھی کر لی اور اپنی جائے قیام سے نیچے اتر کر ملک صاحب موصوف کی ملاقات کے لئے اس جگہ جا پہنچا جہاں وہ تشریف فرما تھے۔

ملک صاحب سے انتہائی غم بھری محبت کے ساتھ معانقہ ہوا اور انا للہ وانا الیہ راجعون کے پاک کلمات منہ سے نکلے اور کچھ دیر خاموشی طاری رہی پھر میں نے دریافت کیا کہ موت کب اور کس طرح واقع ہوئی۔ ملک صاحب نے پُروقار طریق پر بغیر کسی آثار غم واندوہ کے اس تکلیف دہ حادثہ کا ذکر کیا اور بیان کے آخر پر یہ فرمایا "میں تو سجدوں میں اللہ تعالےٰ کا شکر ہی کر تا رہا ہوں کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے وہ خیر ہی ہے ہاں میں اس فکر میں ضرور مبتلا ہوں کہ مبادا اللہ تعالےٰ مجھ سے ناراض ہو۔"

جناب ملک صاحب کا یہ بیان سُن کر مجھے اس غم کی گھڑی میں ایک سچی راحت نصیب ہوئی کہ اللہ تعالےٰ کا معاملہ احباب جماعت کے ساتھ کیسا فضل ورحم کا ہے کہ وہ غم میں بھی ان کے اندر صبر وسکون کی حالت پیدا کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ تکلیف کو بھی راحت جاننے لگتے ہیں کیوں نہ ہو یہ سبق حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی اطاعت اور پاک نمونہ سے حاصل ہوا ہے۔ جب حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے مرزا مبارک احمد صاحب نے ۱۹۰۷ء میں وفات پائی تو آپؑ اندرون خانہ سے باہر مسجد میں تشریف فرما ہوئے۔ آپؑ کے چہرۂ مبارک سے کوئی آثار غم واندوہ کے ظاہر نہ تھے۔ اور جو کچھ آپؑ کی زبانِ مبارک سے کلام نکلا وہ حاضرین کو تسلی دلا رہا تھا۔ گویا غمزدہ حاضرین کے غم کو دور کرنے کے لئے تشریف فرما ہیں اور ان کا اپنا دل بظاہر غم سے بالکل آشنا نہیں معلوم ہوتا تھا۔ یہی وہ کیفیت تھی جس کے زیر اثر حضور نے بعد میں یہ منظوم کلام لکھا تھا جو کتبہ مزار مرزا مبارک احمد پر لکھا گیا۔

جگر کا ٹکڑا مبارک احمد جو پاک شکل اور پاک خو تھا
وہ آج ہم سے جُدا ہوا ہے ہمارے دل کو حزیں بنا کر
کہا کہ آئی ہے نیند مجھ کو یہی تھا آخر کا قول لیکن
کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے بھی ہم پھر جگا جگا کر
برس تھے آٹھ اور کچھ مہینے کہ جب خدا نے اسے بلایا
بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

الحمد للہ اس قسم کے نمونے بہت سے احباب جماعت میں نظر آتے ہیں۔ جناب ملک صاحب کا کیا ہی پیارا قابلِ تقلید اظہار ہے کہ میں تو سجدوں میں اللہ تعالےٰ کا شکر ہی بجا لاتا رہا ہوں۔ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ مبادا اللہ تعالےٰ مجھ سے ناراض ہو۔" یہ اسی طرح کا سجدہ ہے جس طرح کا سجدہ آج سے ہزاروں سال پہلے حضرت ایوبؑ نے کیا تھا جب حضرت ایوب علیہ السلام کو اپنے خادموں کے ذریعہ یہ اطلاع ملی کہ آپؑ کا کل مال ومتاع جاتا رہا ہے اور آپؑ کے تمام لڑکے لڑکیاں جن کی تعداد دس تھی مکان کی چھت گر جانے کی وجہ سے بیک وقت ہلاک ہو گئے ہیں تو آپؑ اپنی جگہ سے اٹھے اور سجدے میں جا پڑے اور کہا "خداوند نے دیا اور خداوند نے لے لیا خدا کا نام مبارک ہو۔"

الغرض ملک صاحب نے صبر واستقلال کا نمونہ ہمیں دکھایا اللہ تعالےٰ ان کے نمونہ کو تادیر قائم رکھے اور ان کو غم کی گھڑیوں سے بچائے رکھے۔ در اصل ایسے پاک نمونے ہی ہیں جو خدا تعالےٰ کے حسن واحسان کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ ہم نے ایسے نمونے بھی دیکھے ہیں جو اپنے نقصان کے وقت خدا تعالےٰ کے تمام احسانوں کو بھول کر شکوہ کے الفاظ منہ سے نکالنے لگتے ہیں۔ میں اس جگہ ایک سچا واقعہ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جس سے پاک و بد نمونہ کا موازنہ ہو جاتا ہے۔

یہ غالباً ۱۹۲۶ء کی بات ہے کہ ہمارے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تبدیلی آب وہوا کے لئے پالم پور ضلع کانگڑہ میں تشریف لے گئے تھے۔ اور اس جگہ کے ہاسپٹل کے انچارج ڈاکٹر مسٹر جھانجی کا مکان کرایہ پر لے کر رہائش اختیار کی تھی۔ انہی دنوں ان ڈاکٹر صاحب کا بڑا لڑکا جو میڈیکل کالج کے فائنل ایئر میں پڑھتا تھا بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں تعزیت کے لئے حاضر ہوا تو ڈاکٹر صاحب نے واقعہ موت اور غم بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ منہ

۴ سے نکالے

God does not knows how to create. He only knows how to kill.

(نعوذ باللہ)

یہ عجیب بات ہے کہ میرا لڑکا سلیم احمد مرحوم بھی اسکے قریب زمانہ میں ۲۱ سالہ عمر میں فوت ہوا تھا جس پر اللہ تعالےٰ نے مجھے بھی اپنے فضل و رحم سے صبر کی توفیق عطا فرمائی تھی میں ڈاکٹر جھانجی صاحب کے مندرجہ بالا الفاظ سنکر عجیب حالت تشکر میں پڑ گیا کہ کیا ہی پیارا اللہ میرا رب ہے جس نے مجھے اپنے پاک مہدی کا دامن پکڑوا دیا اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ بنا دیا۔ اللہ تعالےٰ سب احمدی احباب کے ایمانوں میں برکت دے اور سب کے دل عشق الٰہی سے بھر دے تا کہ دنیا کے جملہ ہموم وغموم اور اسکی دلفریبی سے نجات ملے۔ آمین

کیپٹن ڈاکٹر محمد الدین صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(مکرم شیخ مظفر حسن صاحب آف کویت حال ربوہ)

جیسا کہ پچھلے دنوں الفضل میں شائع ہو چکا ہے خاکسار کے ماموں کیپٹن ڈاکٹر محمد الدین صاحب (برادر خورد مکرم ماسٹر خیر الدین صاحب مرحوم سابق نائب ناظر تعلیم قادیان) مورخہ سترہ جنوری ۱۹۶۵ء بوقت آٹھ بجے شب ۶۰ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے سے میرپور (آزاد کشمیر) میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی نعش ۱۸ جنوری کو میرپور سے سیالکوٹ پہنچی جہاں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی جنازہ اسی دن پونے سات بجے شام ربوہ پہنچا اگلی صبح نماز جنازہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور ۱۹ جنوری بوقت ۱۲ بجے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ وہیں طالب علمی کے زمانہ میں بیعت کی ۱۹۲۹ء میں میڈیکل سکول امرتسر سے ڈاکٹری کی سند حاصل کر کے ۱۹۳۴ء تک شملہ اور امرتسر میں سرکاری ملازمت کرتے رہے۔ پھر ۱۹۳۷ء تک مرحوم سیالکوٹ میں پرائیویٹ پریکٹس کرتے رہے اور اسی عرصہ میں بالترتیب جنرل سیکرٹری اور امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے عہدوں پر فائز رہ کر خدمتِ سلسلہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعد ازاں ۱۹۴۷ء تک لاہور میونسپل کارپوریشن میں ملازم رہے۔

ستمبر ۱۹۴۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ڈاکٹر صاحب رخصت لے کر کشمیر کے لوگوں کی خدمت کے لئے چلے گئے۔ اور گجرات میں کام کرتے رہے۔ اسی سال دسمبر میں لاہور میونسپل کارپوریشن سے مستعفی ہو کر آزاد کشمیر کی فوج میں ملازم ہو گئے فوج کی ملازمت کے دوران میرپور۔ پونچھ اور تراڑکھل کے محاذوں پر متعین رہے اور کیپٹن کے عہدہ تک ترقی پائی۔

۱۹۵۳ء میں فوج سے سول میں منتقل ہو گئے اور ضلع میرپور (آزاد کشمیر) میں کوٹلی ڈڈیال اور بھمبر کے سرکاری ہسپتالوں میں متعین رہے۔ مارچ ۱۹۶۰ء میں ملازمت سے ریٹائر ہو کر تادمِ مرگ میرپور ہی میں پرائیویٹ پریکٹس کرتے رہے اور ساتھ ہی صدر جماعت احمدیہ میرپور کے فرائض انجام دیتے رہے۔ دسمبر ۱۹۶۴ء میں حکومتِ پاکستان کی طرف سے مرحوم کو تمغۂ "خدمتِ پاکستان" ملا۔

مرحوم نہایت نیک متقی۔ پرہیزگار ہمدرد اور خلیق انسان تھے سلسلہ کے لئے حقیقی درد رکھنے والے تھے۔ مرحوم نے ۱۹۳۵ء میں وصیت کی اور تا دم زیست اپنی آمد کا نواں حصہ ادا کرتے رہے۔ خرابی صحت کی وجہ سے مرحوم نے کئی دفعہ پریکٹس ختم کر کے واپس اپنے وطن سیالکوٹ آنے کا ارادہ کیا لیکن میرپور کے احمدی اور غیر از جماعت احباب کے اصرار پر انہیں اپنا یہ ارادہ ہر دفعہ ترک کرنا پڑا۔ مرحوم نے اپنی یادگار چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں سب سے بڑا لڑکا منیر الدین کراچی میں ملازم ہے اور اس سے چھوٹا نعیم الدین انگلستان میں سات برس سے مقیم ہے باقی بچے ابھی زیر تعلیم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو اور خادم دین بنائے۔ آمین

آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے حد درجہ کی عقیدت تھی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے والہانہ عشق! چندہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر اور ذوق وشوق سے حصہ لیتے۔ سلسلہ کی تمام کتب خرید کر مطالعہ کرتے قائم اللیل اور صائم النہار ہونے کی سعادت حاصل تھی۔ تہجد گزار اور قرآن کریم کے عاشق تھے۔ اپنی خرابی صحت اور عدیم الفرصتی کے باوجود ہر سال باقاعدہ جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کے موقع پر تشریف لاتے۔ اور بہت محبت سے سب سے ملاقات فرماتے۔

تمام احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل ورحم کے ساتھ مرحوم کے بچوں ان کی والدہ اور ہمارے خاندان کے جملہ افراد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

تحریکِ جدید کی برکتیں

ملک محمد سلیم صاحب جامعہ احمدیہ نائب ناظم تحریک جدید مجلس ربوہ

تحریک جدید دنیا کے سامنے اس وقت تناور درخت کی شکل میں موجود ہے۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور رہتی دنیا تک پوری ہوتی رہیں گی۔ یہی وہ تحریک ہے جس کی بدولت اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے اسی تحریک جدید ہی کی برکت ہے کہ آج ہمارے عالمگیر نظام تبلیغ پر کبھی غروب نہیں ہوتا۔ ساری دنیا میں تبلیغ کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔ مسجدیں بن رہی ہیں۔ مشن ہاؤس قائم ہو رہے ہیں۔ سکول و کالج قائم ہو رہے ہیں۔ قرآن مجید۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کی کتب کے تراجم شائع ہو رہے ہیں۔ اخبار جاری ہو رہے ہیں۔ شرک و مخلوق پرستی کے بھنور میں پھنسی ہوئی قوموں کی کشتی توحید کے ساحلِ نجات پر آ لگی ہے۔ تحریک جدید کے ذریعہ نئی زمین وجود میں آنے لگی اور نئے آسمان نے جنم لینا شروع کیا ہے۔

تحریکِ جدید الہامی تحریک ہے

یہ ایک الہامی تحریک ہے۔ اس تحریک کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نومبر ۱۹۳۴ء میں فرمایا تھا۔ اس تحریک کی اہمیت کے بارے میں حضور نے مختلف مواقع پر بہت سی باتیں بتائیں، چنانچہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کی تقریر میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"تحریک جدید کے متعلق جس قدر باتیں میں نے بیان کی ہیں وہ سب اللہ تعالےٰ کی طرف سے بطور القا میرے دل میں ڈالی گئی تھیں ...... تحریک جدید جس کا اجراء میری طرف سے ہوا یا صحیح لفظوں میں یوں کہہ لو۔ کہ تحریک جدید جس کا اجرا منشائے الٰہی کے ماتحت ہوا اس میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان اسلامی مقصد کو پورا کرنے اور انسانیت کی جڑوں کو مضبوط کرنے کا بیج رکھا گیا ہے۔" (نظام نو صفحہ ۳)

تحریک جدید حضور کے نزدیک نظام وصیت کے لئے بطور ارہاص کے ہے فرمایا۔

"غرض تحریک جدید گو وصیت کے بعد آئی ہے مگر اس کے لئے مبشر کی حیثیت میں ہے۔ گویا وہ نظام اس مسیح کے لئے ایک ایلیا نبی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس کا ظہور مسیح موعود کے غلبہ والے ظہور کے لئے بطور ارہاص کے ہے۔ ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور ہر شخص جو نظام وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔" (نظام نو صفحہ ۱۱۲)

اب تحریک جدید کے کام کا ایک نہایت ہی مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید کے تراجم

انگریزی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر شائع ہو چکی ہے جو تین ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ اور جس میں اسلام کی برتری دنیا کے تمام مذاہب خصوصاً عیسائیت پر ثابت کی گئی ہے۔ یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی غیر بھی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اس کے علاوہ ڈچ۔ جرمن اور سواحیلی زبانوں میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ قرآن مجید کے بعض حصوں کا ترجمہ ڈینش۔ لوگنڈا۔ کویا اور یاروبا زبانوں میں بھی ہو چکا ہے فرانسیسی زبان کا ترجمہ عنقریب چھپ کر شائع ہو جائیگا۔ لوسی۔ انڈونیشی اور فانتی زبانوں کے قرآن مجید کے تراجم تیاری کے آخری مراحل میں ہیں۔

مشن ہاؤس مساجد اور سکول

اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے دنیا کے تیس ممالک میں ہمارے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ ان مشنوں پر ہمیں کافی روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ صرف گھانا کا سالانہ بجٹ آٹھ لاکھ روپیہ ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ۳۴۳ مساجد ہیں۔ جہاں سے رشد و ہدایت اور علم و معرفت کے چشمے پھوٹتے اور پیاسی روحوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اسی طرح افریقہ کے مختلف حصوں میں ۷۴ سکول ہیں۔ یہ سکول افریقی مسلمانوں کے لئے اللہ تعالےٰ کی رحمت کا بہت بڑا نشان ہیں کیونکہ اس سے پہلے وہ عیسائی سکول میں پڑھتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ وہ سکولوں سے فارغ ہوتے ہوتے عیسائیت کی گود میں جا چکے ہوتے تھے

ہماری ذمہ داریاں

لیکن اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم نے بہت کام کر لیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ابھی ہمارے کام کی ابتدا ہے۔ ابھی ہمیں مزید مشن کھولنے ہیں۔ مزید مساجد بنانی ہیں۔ دنیا کی ہر زبان میں مزید لٹریچر تیار کرنا ہے تاکہ دنیا کے ہر فرد کو اس کی اپنی زبان میں خدا تعالےٰ اور اس کے آخری رسول حضرت محمد رسول اللہ صلعم کا پیغام پہنچایا جا سکے۔ ابھی ہمیں دنیا کے کتنے ہی ممالک میں سکول کالج قائم کرنے ہیں۔

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم تحریک جدید کو معمولی تحریک نہ سمجھیں اور اس کے شایانِ شان قربانیاں کریں۔ خود بھی وعدے کریں۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کریں۔ ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارے تحریک جدید کے وعدے معیاری ہوں اور جلد ادا کر دیئے جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"پس اے دوستو! دنیا کا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام، دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔"

"اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو اللہ تعالےٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی میری موت میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ ۱۰۰)

ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم مہتمم صاحب مال کی طرف سے ایک سرکلر ان مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے جنہوں نے نہ ابتک بجٹ تشخیص کر کے بھجوایا ہے اور نہ چندہ بھجوایا ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ایسی مجالس کے قائدین کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا کام خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے اور وسعت اختیار کر رہا ہے۔ ان مجالس کو بھی سستی ترک کر کے اپنے تیز رفتار بھائیوں کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ قائدین اضلاع بھی اس طرف توجہ دیں کہ ان کے ضلع میں کوئی مجلس ایسی نہ رہ جائے جس نے اپنا بجٹ نہیں بھجوایا۔ یا جو چندہ باقاعدگی سے جمع نہیں کرتیں۔ اور بروقت مرکز میں نہیں بھجواتیں۔

دوسرے قائدین سے بھی درخواست ہے کہ وہ وصولی کی طرف خاص توجہ دیں۔ اس وقت تک وصولی کی رفتار بہت فکر پیدا کرنے والی ہے اور اخراجات اور ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ پس اپنے بھائیوں سے درخواست ہے کہ دین کی ہمدردی کا حق ادا کریں۔ ایسا نہ ہو ان کی سستی سے مجلس کے کام کو نقصان پہونچے اور نوجوانان احمدیت کا فریضہ کما حقہ ادا ہونے سے رہ جائے جزاکم اللہ۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے جو اس دینی کام میں مرکز کا ہاتھ بٹا رہے ہیں یا آئندہ بٹائیں۔ آمین

والسلام۔ خاکسار:۔ مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تحریک جدید کا مالی جہاد

اس میں شمولیت کا طریق اور شرائط

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ کی ہدایات کی روشنی میں

تحریک جدید کا عظیم الشان مالی جہاد سنہ ۳۵-۱۹۳۴ء سے شروع ہے ابتدائی دس سالوں میں حصہ لینے کی سعادت پانے والے دفتر اول کے مجاہدین کہلاتے ہیں جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ قربانی آج تک کرتے چلے آرہے ہیں۔ جو افراد ابتدائی دس سالوں میں حصہ نہیں لے سکے ان کے لئے سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے دفتر دوم جاری فرمایا جس میں شمولیت کے لئے ہر وقت دروازہ کھلا ہے۔

شرائط حسبِ ذیل ہیں:-

۱- دفتر دوم میں افضل ترین پسندیدہ قربانی یہ ہوگی کہ وعدہ کی مقدار سالانہ آمد کے ۱/۶۰ حصہ کے برابر ہو بالفاظ دیگر ایک سو روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والے کو چاہیئے کہ کم از کم بیس روپیہ سالانہ چندہ لکھوائے۔

۲- اعلےٰ درجہ کا اخلاص رکھنے والوں کو افضل ترین قربانی کا معیار اپنانا چاہیئے۔

۳- طلباء کو بھی اس میں حصہ لینا چاہیئے ان کی ماہوار آمد ان کا جیب خرچ ہوگا۔

۴- مستورات کی آمد اس چندہ کے لحاظ سے ان کا وہ خرچ ہے جو ان کے خاوندوں یا والدین کی طرف سے ملتا ہے۔

۵- غیر از جماعت والدین کی طرف سے بھی حصہ لیا جا سکتا ہے۔

۶- دس روپیہ سے کم کوئی وعدہ نہ ہونا چاہیئے۔ البتہ بچوں کی طرف سے ان کے سرپرست کے وعدہ کے ساتھ دس روپیہ سے کم رقم کا وعدہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔

۷- معذور احباب جو دس روپیہ کی استطاعت نہ رکھتے ہوں مل کر اگر دس روپیہ کی شرط پوری کر دیں تو وہ وعدہ بھی قابل قبول ہوگا۔ مارچ ۶۴ء سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس چندہ کی کم از کم شرح دس روپیہ مقرر فرما دی ہے۔

۸- وعدہ سال کے کسی حصہ میں کیا جائے وہ بہر حال اکتوبر کی ۳۱ تاریخ سے پہلے پہلے ادا کرنا ضروری ہوگا۔

۹- جو دوست دفتر دوم کے باقاعدہ مجاہد بننا چاہیں وہ سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء سے سالِ رواں تک کی رقم اب بھی یکمشت یا قسط وار ادا فرما سکتے ہیں اور اس طرح وہ دفتر دوم کے انیس سالہ سرٹیفکیٹ کے مستحق بن سکتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۵-جنوری ۱۹۶۵ء (۲۱ رمضان المبارک) کو ۱/۲-۱۰ بجے رات خاکسار کے چچا محترم چوہدری روشن دین صاحب بسرا ابن مکرم چوہدری عطا محمد صاحب بسرا نمبردار سابق بسراواں ضلع گورداسپور حال تلونڈی بھنڈراں ضلع سیالکوٹ مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۳۶ سال وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب ٹیچر ٹی۔آئی ہائی سکول گھٹیالیاں نے پڑھایا اور مقامی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بہت ہی ملنسار۔ غریب پرور اور نظام جماعت کی مثالی طور پر پابندی کرنے والے تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے جاں نثار خادم تھے۔ سادگی پسند تھے اپنے پیچھے ایک بیوہ تین لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ بچے ابھی چھوٹی عمر کے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین۔

پچھلے چار سال سے ہمارے خاندان کو بہت سے صدمات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ۲ر جون ۱۹۶۰ء کو ہمارے دادا جان کی وفات ہوئی اور اسی کے ایک سال بعد خاکسار کے چچا چوہدری غلام حسن صاحب کی وفات ہوئی جنہوں نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار لڑکیاں اور تین لڑکے چھوڑے۔ ہمیں ابھی وہ صدمہ ہی نہ بھولا تھا کہ چچا مرحوم بھی ہم سے رخصت ہو گئے۔ مرحوم کی بیوہ اس سے قبل ہمارے چچا چوہدری غلام حسین صاحب بی۔اے کی وفات پر بیوہ ہوئی تھیں۔

احباب کرام اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ نیز دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کی مشکلات کو دور فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار نثار احمد بسرا محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

لجنات اماء اللہ کے ضروری اعلانات

لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارے سال کی پہلی سہ ماہی گزر چکی ہے اور اس سہ ماہی میں آمد بجٹ مجوزہ سے تقریباً ۷۶۷۴ روپے کم ہے۔ ہر مد میں چندہ بہت کم موصول ہو رہا ہے۔ کیونکہ لجنات شروع سال میں چندہ جات کی وصولی کی طرف زیادہ دھیان نہیں دیتیں۔ پھر آخیر سال میں ان کا کام بھی بڑھ جاتا ہے اور ممبرات کے لئے بھی بقایا جات صاف کرنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ لجنات کو چاہیئے کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک ہر مد کا چندہ وصول کر کے باقاعدگی سے مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ کیونکہ چندہ جات کی بے قاعدگی کی وجہ سے اخراجات تو رک نہیں سکتے مگر مرکز کو وقتی طور پر دقت ضرور پیش آتی ہے۔

ممبری چندہ اور چندہ ناصرات تو محض سستی کی وجہ سے کم وصول ہو رہا ہے۔ چندہ خدمتِ خلق کی طرف بہنیں بہت کم توجہ دیتی ہیں حالانکہ اس چندہ سے بہت سے غریب اور نادار لوگوں کی بروقت مدد کی جاتی ہے اس لئے بہنوں کو ہر خوشی کے موقعہ پر اس مد میں ضرور کچھ نہ کچھ دے کر ثواب دارین حاصل کرنا چاہیئے۔

عمارت سکول گھٹیالیاں کے لئے ۱۰۰۰ روپے کا بجٹ منظور ہوا تھا تا حال کسی لجنہ کی طرف سے اس کے لئے چندہ نہیں آیا۔ کالج گھٹیالیاں کا بھی ابھی ۹۶ روپے چندہ باقی ہے جن لجنات نے اس مد میں پچھلے سال چندہ نہیں بھجوایا انہیں اس سال اس مد میں شامل ہونا چاہیئے۔

جو لجنات مرکز میں تعلیمی وظائف بھجواتی ہیں انہیں باقاعدگی سے وظائف بھجوانے چاہئیں نہ بھیجنے کی صورت میں کوئی نہ کوئی اطلاع ضرور آنی چاہیئے۔

اجتماع کا چندہ بھی لجنات کو چاہیئے کہ ابھی سے وصول کرنا شروع کر دیں۔ غرض ہر مد میں باقاعدگی سے چندہ وصول کیا جائے۔

جلسہ سالانہ پر تحریک مسجد ڈنمارک پر لبیک کہتے ہوئے بہنوں نے چندہ دینے میں جس جوش و خروش کا مظاہرہ کیا تھا امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دوسرے چندہ جات کی ادائیگی میں بھی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں گی۔ خدا تعالےٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ - ربوہ)

(۲) لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو دیہاتی لجنات میں کام کرنے کے لئے ایک ایسے معلّم کی ضرورت ہے جو انسپکٹر کا کام کر سکے اور لجنات کے حسابات پوری طرح چیک کر سکے۔ تمام درخواستیں مکرمہ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کے نام آنی چاہئیں۔

(آفس سیکرٹری دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(۳) تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ کا پہلا سہ ماہی کا امتحان ۷۔ مارچ کو ہوگا۔ امتحان میں توضیح المرام اور تیسرے پارے کا نصف اوّل شامل ہے۔ تمام لجنات اپنے اپنے ہاں امتحان کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

(سیکرٹری تعلیم)

گمشدگی رسید بک

جماعت احمدیہ گجرات کی رسید بک نمبر ۱۶۳۳۲ کسی نے اٹھا لی ہے کوئی دوست اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کریں۔

(بشیر احمد امیر جماعتہائے احمدیہ گجرات)

درخواستِ دعا

میرے تایازاد بھائی کی ایک بچی گزشتہ ماہ فوت ہو گئی ہے دوسری بچی بیس یوم سے تپ محرقہ میں مبتلا ہے۔ ٹانگوں میں شدید ورم ہے جس کا اپریشن ہوا ہے۔ تیسرا بچہ بھی تپ محرقہ سے بیمار ہے۔ احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم فرمائے۔

(غلام باری سیف۔ ربوہ)

وصایا

نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر سیکرٹری مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۴۸۵ :-

میں سیدہ شمس النساء زوجہ میر فضل الرحمٰن صاحب عرف مشیر احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ڈاک خانہ خاص ضلع شموگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۰/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ شوہر مبلغ ایک ہزار روپیہ (۲) زیورات چوڑیاں طلائی چار عدد وزن اندازاً چار تولے گلیسر طلائی وزن اندازاً ۴ تولے نکلس طلائی وزن اندازاً دس تولہ ایرنگ طلائی وزن اندازاً ۲ تولے نکلس طلائی خورد وزنی اندازاً دو تولہ کل زیور طلائی ۲۲ تولے اس میں سے نگینے وغیرہ کا وزن وضع کرنے کے بعد زیور کی موجودہ بازاری قیمت مبلغ ۱۸۰۰/- روپیہ ہے یعنی میری کل جائداد مہر و زیور ۲۸۰۰/- روپیہ کی ہے میں اس ساری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ اس کا حصہ جائداد اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی۔ میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی جو حصہ جائداد میں وفات سے قبل ادا کر چکی ہوں گی۔ اسے جائداد متروکہ کا حساب کرتے وقت شمار کر لیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ سیدہ شمس النساء موصیہ ۶۴/۱۰/۱۱

گواہ شد میر عطاء الرحمٰن ولد میر عبد الجلیل صاحب اے بی موٹر سروس شموگہ۔ گواہ شد میر فضل الرحمٰن عرف مشیر احمد ولد میر عبد الجلیل شوہر موصیہ اے بی موٹر سروس شموگہ۔

نمبر ۱۳۴۹۴ :-

میں حوا بی زوجہ کے فخر الدین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن رکرا ڈاک خانہ خاص ضلع رکرا صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۰/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) حق مہر مبلغ ۴۲/- روپے تھا جو میں اپنے شوہر سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں (۲) زیور کانٹے طلائی وزنی اندازاً ۲ تولہ قیمت اندازاً مبلغ ۲۱۰/- روپے ہار طلائی وزنی اندازاً ڈھائی تولہ قیمت ۲۵۰/- روپے۔ میری کوئی آمد نہیں ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں آئندہ بھی جو میری آمد ہوگی یا بوقت وفات میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ حوا بی۔ موصیہ۔ گواہ شد بی ایچ اسماعیل ولد محی الدین صاحب ہل روڈ رکرا گواہ شد جی کے فخر الدین شوہر موصیہ ولد پکابا ساکن رکرا میسور۔

نمبر ۱۳۴۹۵ :-

میں عائشہ بی زوجہ پی احمد علی صاحب عرف پی کنجا لی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن رکرا ڈاک خانہ خاص ضلع رکرا میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۰/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے جو میرے شوہر پی احمد علی صاحب عرف پی کنجا لی صاحب کے ساتھ بحصہ برابر مشترکہ ہے (۱) ایک مکان جس کا رقبہ پندرہ سینٹ ہے اور جس کی نچلی منزل میں چھ کمرے اور بالائی منزل میں تین کمرے ہیں یہ مکان محلہ مادھو پیٹھ رکرا میں واقع ہے۔ اور میری ملکیت ہے یعنی بشراکت خاوند) اس کی قیمت دس ہزار روپیہ ہے (۲) ایک مکان جس کا رقبہ ۵ سینٹ ہے اور جس میں پانچ کمرے اور ایک برآمدہ ہے محلہ رانی پیٹھ رکرا میں واقع ہے اس کی قیمت ۳۵۰۰/- روپے ہے، (۳) میرے پاس نقد پچاس ہزار روپیہ ہے مجھے اپنے تجارتی کاروبار سے جو میرے شوہر کرتے ہیں مبلغ آٹھ سو روپے ماہوار اندازاً آمد ہوتی ہے یہ کاروبار بھی میرا اپنے شوہر کے ساتھ مشترک بحصہ برابر ہے میں اپنی مندرجہ بالا تمام جائداد اور آمد کے نصف حصہ کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور انشاء اللہ حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ عائشہ بی موصیہ۔

گواہ شد بی ایچ اسماعیل ولد محی الدین صاحب ساکن ہل روڈ۔ رکرا۔

گواہ شد پی احمد علی عرف پی کنجالی ولد عربی صاحب ساکن رکرا محلہ مادھو پیٹھ میسور ۶۴/۱۰/۱۷

نمبر ۱۳۴۹۶ :-

میں جی کے فخر الدین ولد پکابا صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن رکرا ڈاک خانہ خاص ضلع رکرا صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۰/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ دو ایکڑ زمین محلہ رانی پیٹھ رکرا میں واقع ہے جو زرعی ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ آٹھ ہزار روپیہ ہے

۲۔ اسی مذکورہ بالا زمین میں دو مکان واقع ہیں جن کا رقبہ ایک مکان کا ۱۸۰۰ مربع فٹ ہے اور دوسرے کا ۱۶۸ مربع فٹ ہے ان دونوں مکانوں کی موجودہ قیمت تین ہزار روپیہ ہے

(۳) بنجر زمین پون ایکڑ محلہ رانی پیٹھ میں واقع ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۲۲۵۰/- روپے ہے

(۴) میں تجارتی کاروبار کرتا ہوں جس سے مجھے اندازاً ۱۵۰/- روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں اپنی تمام مذکورہ بالا جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور تازندگی حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا اور میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد۔ جی کے فخر الدین موصی ۶۴/۱۰/۱۷

گواہ شد :- بی ایچ اسماعیل ولد محی الدین صاحب ساکن ہل روڈ رکرا ۶۴/۱۰/۱۷

گواہ شد - پی احمد علی صاحب عرف پی کنجالی ساکن مہادیو پیٹھ رکرا۔ ۶۴/۱۰/۱۷

مشہور و مجرب نہایت زود اثر دوائیں

کیوریڈو فی پیکٹ ۱۳/- اونس ۲/۵۰
بے بی ٹانک -/۳ ڈائی جسٹین -/۱
اینٹی پائیوریا -/۱۱ سپیشل ٹانک -/۵
اکسیر اسہال فی پیکٹ ۷۵/ درجن -/۶

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

رعایتی تشحیذ

شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ایسے یکصد بچوں کو جو اب تک اپنے ماہنامہ تشحیذ الاذہان رسالہ چندہ پانچ روپے کے خریدار نہیں بن سکے۔ صرف تین روپے بھجوانے پر سال بھر کا رسالہ بھیجے گا بشرطیکہ یہ رقم ۱۵ء فروری تک پہنچ جائے اگر ایک سو سے زائد بچوں کی درخواستیں پہنچ گئیں تو مناسب طریق پر ضلع وار کوٹہ تقسیم کر دیا جائے گا اس اعلان کے ذریعہ سے رعایتی تشحیذ کے متعلق دیگر اعلانات کو منسوخ کیا جاتا ہے

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ سید عنایت علی شاہ صاحب زیدی حال حیدر آباد ایک عرصہ سے ضعف اور مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ (خاکسار قریشی محمد سعید جامعہ احمدیہ)

۲۔ دو سال سے باڈی شو کمپنی کے مقابلوں میں کامیاب ہو رہا ہوں اب بھی مقابلہ درپیش ہے (محمد رفیق گریڈ مین ماڈل روم باٹا کمپنی جلو۔ لاہور)

۳۔ میرے لڑکے عبید اللہ الیکٹریشن کو اللہ تعالیٰ نے ۶۵/۲/۱ کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے (غلام قادر کاریگر کرسیاں۔ محلہ دار النصر ربوہ)

۴۔ میری پھوپھی زاد ہمشیرہ کے ہاں ملتان میں چوری ہوگئی ہے اور بہت نقصان ہوا ہے (خاکسار منصور احمد عمر۔ دار الرحمت شرقی ربوہ)

۵۔ خاکسار کے چچا مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب باجوہ چک نمبر ۱۲/۳ سکھوں والی بعارضہ اپنڈے سائٹیس بیمار ہیں۔ (خاکسار مسرور احمد باجوہ کلاس دہم اے)

۶۔ خاکسار کی خالہ جان عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں (دانشمند۔ ربوہ)

۷۔ میرے ماموں محمد یعقوب صاحب برادر محمد اسحٰق صاحب مرحوم مبلغ مشرقی افریقہ ۲۷ جنوری کو حسب معمول کپڑا بیچنے کے لئے گئے لیکن آج تک واپس نہیں آئے اور نہ ہی ان کا کوئی سراغ ملا ہے (ممتاز چراغ دین دار البرکات ربوہ)

جملہ احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تحریک جدید کے بقایا داران سے ایک سوال!

کیا اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا کام بند کر دیا جائے؟

عہدہ داران جماعت سے ایک دردمندانہ گزارش

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

احباب جماعت کو علم ہے کہ تحریک جدید کے چندہ سے اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا عظیم الشان کام ہو رہا ہے جیسا کہ ایک موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"تحریک جدید کے چندے سے وہ کام ہو رہے ہیں جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں" (انیس سالہ کتاب صفحہ ۱۵)

اس چندہ کے ثواب اور نتائج کی عظمت کے پیش نظر میرے لئے یہ باور کرنا بھی مشکل ہے کہ کوئی مخلص احمدی اس میں حصہ لینے سے گریز کر سکتا ہے یا اس کے لئے وعدہ کر کے میعاد مقررہ سے تجاوز کرنا جائز سمجھتا ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے اور یہ نہایت ہی تکلیف دہ امر واقعہ ہے کہ جماعت کا کچھ حصہ اس جہاد سے تا حال کلّی طور پر محروم ہے اور کچھ حصہ وعدہ کر کے ایفاء کرنا ضروری خیال نہیں کرتا۔ جیسا کہ تحریک جدید کے سال ۳۰/۲۰ کے وعدہ جات اور وصولی کی صورت حال سے ظاہر ہے قریباً سوا چار لاکھ کے وعدوں میں سے سال گزر جانے کے باوجود قریباً ستّر ہزار روپیہ ہنوز قابل وصول ہے اس خطیر رقم سے ہمارے چھوٹے درجے کے کم و بیش دس مشن چلائے جاتے ہیں۔ اندریں صورت ان حضرات سے جنہوں نے مرکز کی یاد دہانیوں، الفضل کی تحریکوں، اور مقامی مخلصین کی مساعی کے باوجود موعودہ رقم ادا نہیں فرمائی

میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں

کہ کیا اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا کام بند کر دیا جائے؟ مجھے یقین ہے کہ کسی مخلص احمدی کا جواب اثبات میں نہیں ہوگا۔ تو پھر ہمارے لئے عمل کی صرف اور صرف ایک راہ باقی رہ جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم سب مل کر اس بقایا رقم کو وصول کرنے اور جلد از جلد مرکز میں پہنچانے کا اہتمام کریں۔ وکالت مال کی طرف سے امراء اضلاع کو ان کی ضلعی پوزیشن اور امراء و صدر صاحبان مقامی کو ان کی جماعتی پوزیشن سے مطلع کر دیا گیا ہے۔

ہر جماعت کے عہدہ داران سے یہ دردمندانہ گزارش ہے کہ وہ مقامی بقایا داران کے گھر تک پہنچیں اور انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنا کر مجلس مشاورت سے پہلے پہلے سو فیصدی وصولی کا انتظام فرمائیں حضور فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ چونکہ اب نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے ہمارا پچھلا معاف ہے مگر یہ بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی یہ کسی بندے سے معاملہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے جو عالم الغیب ہے"

اللہ تعالیٰ سب کو بیش از پیش خدمت دین بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار مرزا مبارک احمد
وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ

انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۶۲ء میں انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں ایک فیصلہ یہ ہوا تھا کہ سیکرٹریان مال بقایادار نہ ہونے سے متعلق جلسہ سالانہ کے چندہ کو بھی شامل کر کے پھر رپورٹ کیا کریں فیصلہ حسب ذیل ہے۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۳۶ء، ۳۸ء و ۳۹ء میں یہ فیصلہ فرما چکے ہیں کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں شامل ہے پس نمائندہ مجلس مشاورت اور عہدیدار اسی شخص کو مقرر کیا جائے جو چندہ عام یا حصہ آمد کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ کا بھی بقایادار نہ ہو۔ اس غرض کے لئے سیکرٹری مال کی تصدیق ضروری ہو گی۔"

لہٰذا انتخاب نمائندگان برائے مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء کی اطلاع بھجواتے وقت سیکرٹری صاحبان مال اس فیصلہ کو بھی ملحوظ رکھیں اور صراحت سے بقایادار نہ ہونے کے متعلق لکھیں کہ جلسہ سالانہ کا بھی بقایادار نہیں ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

پتہ مطلوب ہے

محترم محمد یوسف صاحب ولد قادر بخش صاحب وصیت نمبر ۵۳۰۱ ساکن بستی جھول قادر آباد ڈاکخانہ خانپور ضلع رحیم یار خان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مطلع فرمائیں تاکہ ان کی وصیت کے سلسلہ میں خط و کتابت کی جا سکے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جماعت احمدیہ کی چھیالیسویں مجلس مشاورت

۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۶-۲۷-۲۸ امان ۱۳۴۴ھش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار۔ بمقام ربوہ منعقد ہوگا ان شاء اللہ۔

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع بھجوائیں!

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

قرأت و تجوید القرآن کی کلاس

وقف جدید کے تحت قرأت و تجوید قرآن کریم کی کلاس کا اجراء کیا جا رہا ہے جس میں مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب تعلیم دیں گے۔ خواہشمند احباب اپنے اسماء سے دفتر وقف جدید کو مطلع کریں۔ تا کہ کلاس کا اجراء کیا جا سکے۔ امید ہے کہ احباب اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اس کلاس میں صرف ربوہ کے احباب شامل ہو سکتے ہیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ربوہ میں فوجی بھرتی

مکرم میجر ملک محمد حسین صاحب اسسٹنٹ رکروٹنگ آفیسر سرگودہا مورخہ ۱۸/۲/۶۵ بروز جمعرات برائے بھرتی ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ جو صاحبان بھرتی ہونا چاہیں اپنے ہمراہ تعلیمی سرٹیفکیٹ لیتے آئیں اس سلسلہ میں مجھ سے مل کر مزید تفصیلات دریافت کریں۔

(کیپٹن محمد سعید دارالرحمت غربی۔ ربوہ)